اخبار نور افشاں لودیانہ

نمبر (۳۴) — مطبوعہ ۲۴ اگست ۱۸۹۴ء بروز جمعہ — جلد (۲۲)

ایڈیٹوریل نوٹس

ایڈیٹوریل مضمون بعنوان موجودہ طریق مناظرہ قابل اصلاح جو کہ ہفتہ گزشتہ کے نور افشاں میں شائع ہوا اُس کے متعلق ہم یہ اظہار کرتے ہیں کہ [illegible] ملک کے قابل [illegible] و لائق مسیحیوں میں سے چند مستثنیٰ کر کے عموماً مسیحی مذہب کی فضیلت اور فوقیت ثابت کرنے میں اور دیگر مذاہب کو باطل ٹھہرانے میں بہت کم توجہ کی گئی اور [illegible] سبب یہ ہے اول تو کسی مذہب کا کافی مطالعہ ہی نہیں کیا گیا اور دوم وہ یورپ کے جیسے بڑے اور زبردست فضلا کے [illegible] اعلیٰ تعلیم یافتہ کے نوشتے نہیں ہیں جن سے [illegible] سے اس ملک کے لوگوں کی [illegible] منظور ہو جاویں۔ الغرض [illegible] اسلام کے بڑے بڑے علما و فضلا نے [illegible] تعلیم [illegible] کے ساتھ اپنے اپنے مذہب کے تفصیل و توضیح اور بیان میں [illegible] کرتے ہیں [illegible] مسیحی مذہب کے [illegible] کے بیان میں ایک مختصر [illegible] ہے جو ہمارے ملک کی دیسی زبانوں میں [illegible] ہیں مسلمانوں کے [illegible] وفات سے [illegible] صحابہ کرام اور [illegible] و متکلمین [illegible] کلام و اصول تفسیر حدیث قرآن، فقہ، [illegible] سنت [illegible] کیا ہے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] مگر کسی مذہب کے تفصیل [illegible] بیان کرنے میں ضخیم کتابوں کا ایک [illegible] ہو سکتا ہے [illegible] میں بیان ہونے کے [illegible] ایڈیٹر [illegible] دیتے ہیں [illegible] کو محسوس کر کے کسی [illegible] اپنے مذہب کی حمایت میں [illegible] اور اس کی تبلیغ کریں۔

ایسا [illegible] مصداق بنتا ہے۔

مگر گفتہ [illegible] بسیار گو

[illegible]

اُمید ہے کہ ڈاکٹر [illegible] صاحب [illegible] ہندوستان میں وارد ہوں گے اور [illegible] اس ملک کی خدمت میں صرف کریں گے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف ایک لائق شخص ہیں اُن کا ہندوستان میں آنا ہم [illegible] جانتے ہیں۔

ڈاکٹر [illegible] صاحب پرنسپل [illegible] کالج [illegible] اکتوبر [illegible] واپس ہندوستان ہوں گے۔

ڈاکٹر [illegible] صاحب [illegible] مشہور [illegible] علما میں سے ہیں وہ بھی آئندہ جاڑے میں ہندوستان میں [illegible] کریں گے [illegible] دیویں گے۔ اُن کے [illegible] قابل [illegible] ہوں گے۔

نُورافشاں

پادری ــــ ای۔ پی نیوٹن صاحب ایم۔ اے۔ ایڈیٹر
پادری ای۔ ایم وہیری صاحب۔ پادری غلام مسیح صاحب۔ ایسوسی ایٹ
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے۔ پادری پی۔ سی۔ [illegible] ایڈیٹر

بقیہ

سوامی ویوکانند کے لکچر شکاگو ایگزیبشن پر

سرسری نظر

پھر آخر میں آپ کا لکچر اس بیان پر ختم ہوتا ہے کہ انسان کی نجات ہر مذہب سے ہو سکتی ہے چنانچہ ہم دو تین جملے آپ کے بیان سے ذیل میں درج کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ "ہندوؤں کے نزدیک دنیا کے تمام مذاہب مثل ایک سفر کے ہیں جس کی حد انسان تک ہر ایک مرد یا عورت کو مختلف حالتوں سے گذر کر پہنچنا ہے ہر ایک مذہب کا کام یہی ہے کہ وہ انسان سے خدا کو پہنچائے لیکن اس کی کیا وجہ ہے کہ مذہبوں میں بہت سے اختلاف پائے جاتے ہیں وہ صرف ظاہری ہیں۔ اختلاف اس سچائی سے نکلے ہیں جو اپنے تئیں مختلف قوموں اور حالتوں کے مناسب بنالیتی ہے۔ چنانچہ اس دعویٰ کی تائید میں ہندو مذہب سے دو ثبوت پیش کرتے ہیں ایک تو کرشن جی کا وہ دعویٰ جو بھگوت گیتا میں ہے کرشن جی یہ فرماتے ہیں کہ میں ہر ایک مذہب میں موجود ہوں جس طرح دھاگا موتیوں میں پرویا ہوا ہوتا ہے جہاں کہیں تو فوق العادت طاقت اور پاکیزگی دیکھے

جو انسانیت کو اٹھانے والی اور پاک کرنے والی ہو تو معلوم کر کہ میں وہاں ہوں۔ اور ویاس جی بھی فرماتے ہیں کہ ہم کامل آدمی اپنی قوم اور مذہب سے باہر بھی پاتے ہیں"۔ ہم ویوکانند صاحب کے ساتھ آج کل دیگر تعلیم یافتہ ہندو صاحبوں سے بھی یہی سنتے ہیں کہ ہر مذہب سے نجات مل سکتی ہے۔ بلکہ بعض محمدی بھی یہ کہنے لگے ہیں کہ آدمی ہر مذہب سے نجات پا سکتا ہے۔ اس دعویٰ کے ثبوت میں ہمارے مخاطب ویوکانند صاحب نے تو کچھ نہیں لکھا لیکن دیگر تعلیم یافتہ ہندو صاحبان سے جو کچھ اس امر کے ثبوت اور تائید میں سنا ہے وہ اس موقع پر بیان کیا جاتا ہے۔ یہ نئی روشنی کے لوگ اپنے دعویٰ کے لئے یہ دلیل لاتے ہیں۔ مثلاً اگر کوئی کلکتہ کو جانا چاہے تو ہر طرف سے جا سکتا ہے کچھ ضرور نہیں کہ ایک ہی راستہ سے جاوے۔ یا فرض کرو کہ کوئی شخص کلکتہ کو جانا چاہے تو وہ کسی شہر یا قصبہ کے ڈاکخانہ میں خط ڈالے وہ کلکتہ پہنچ جائیگا اسی طور پر انسان ہر مذہب سے نجات پا سکتا ہے۔ یہ دونوں مثالیں جو اس دعویٰ کے ثبوت میں پیش کی گئی ہیں ایک ہی قسم کی ہیں اور اس لئے صرف ایک کی تردید کافی ہے۔ اب ان مثالوں مذکورہ بالا میں جو دعویٰ کی تائید میں پیش کی گئی ہیں بہت ہی صریح اور صاف غلطی یہ ہے کہ اگر کلکتہ کا جانے والا دوسری جانب راستے تو کب کلکتہ کو پہنچیگا مثلاً اگر کلکتہ مشرق میں واقع ہے اور وہ مغرب کو راہ لے تو کیا کبھی امید ہے کہ کلکتہ کو پہنچیگا۔ پھر بعض صاحبان یہ غلطی کرتے ہیں کہ جملہ مذاہب کا اصول ایک ہی ہے اور اخلاقی شرع سب میں ایک سی ہی پائی جاتی ہے اور ہر ایک مذہب میں نیکی کرنا اور بدی سے بچنا فرض قرار دیا گیا ہے۔ پس جو شخص اس شریعت کو

بجا لاتا ہے اور نیکی کرتا ہے وہ ہر مذہب کے رو سے نجات پا سکتا ہے۔ ہمارے نزدیک جو صاحب یہ فرماتے ہیں کہ اصول ہر مذہب کا ایک ہی ہے وہ بڑی غلطی کرتے ہیں کیونکہ ہر مذہب کا اصول ایک نہیں ہے۔ مثلاً خدا کی ذات و صفات ہر مذہب میں ایک طور پر نہیں سکھائی گئی ہیں۔ ہندوؤں کا خدا نرگن و سرگن بتلایا گیا ہے۔ عیسائی اور محمدی اس کے خلاف ہیں پھر عیسائی توحید فی التثلیث کے قایل ہیں۔ محمدی مطلق توحید کے قایل ہیں۔ پھر محمدی اور ہندو ہمہ اوست کے قایل ہیں۔ پر عیسائی اور آریہ اور برہمو اس کے قایل نہیں ہیں۔ پھر ہندو کئی اوتاروں کے قایل ہیں۔ اور عیسائی صرف ایک کے۔ اور محمدی اور آریہ اور برہمو ایک کو بھی نہیں مانتے۔ پھر اخلاق شرع میں بھی کچھ تو اختلاف ہر مذہب میں موجود ہے۔ عیسائی اور محمدی بت پرستی کو گناہ جانتے ہیں۔ لیکن ہندو بت کو ماننا عین دھرم کی بات مانتے ہیں پھر ہندوؤں اور محمدیوں کے یہاں بعض حالتوں میں جھوٹ بولنا گناہ نہیں ہے۔ پر عیسائی اسے ہر حالت میں گناہ جانتے ہیں۔ پھر ہندو ذات کے پابند ہیں پر عیسائی ذات ماننا گناہ جانتے ہیں پھر محمدیوں کے یہاں مذہب پھیلانے کے لئے خون کرنا اور ہندوؤں کے یہاں ہندوؤں کو ستانا اور اُن پر ظلم روا رکھنا جو قریب قریب خون کرنے کے برابر ہے جایز ہے پر عیسائی کسی حالت میں جایز نہیں جانتے۔ پھر آریوں کے یہاں نیوگ اور محمدیوں کے یہاں متاع جایز ہے پر عیسائی اور برہمو اسے زنا کے برابر سمجھتے ہیں۔ پھر ہندو و محمدی نیک اعمال کو موجب نجات مانتے ہیں پر عیسائی نجات کو مسیح کی قربانی و کفارہ سے۔ پھر عیسائیوں کا بہشت محض روحانی

صحبت و نزدیکی رکھتا ہے پر محمدیوں کے یہاں خدا اور حور و غلماں سے۔ اور ہندوؤں کے یہاں خدا میں لین ہو جاتا ہے۔ پھر محمدی جو تصوف کے قایل ہیں وہ بھی خدا میں لین ہونے کے قایل ہیں۔ پھر اصل معاملہ نجات کو دیکھئے جس کو ہمارے ہندو اور محمدی بھائی محض نیک اعمال پر یا محمدیوں کے نزدیک محمد کی شفاعت اور نیک اعمال پر موقوف ہے کس قدر بڑا اختلاف ہے عیسائیوں کے نزدیک وہ نیکی اور اعمال جو خدا ہر انسان سے طلب کرتا ہے اُس درجہ تک ہو نہیں سکتی جو خدا چاہتا ہے اور عیسائی مذہب کی رو سے نجات کی اکیلی شرط محض کفارہ ہے۔ پھر یہہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہندو اور محمدی اس امر کے قایل ہیں کہ انسان اپنے فرض سے زیادہ بھی نیکی کر سکتا ہے جس سے صواب ہوتا ہے اور گناہ مٹائے جاتے ہیں پر عیسائی زاید الفرض کی تعلیم کو قبول نہیں کرتے اُن کے نزدیک کوئی انسان اور خصوص گنہگار ایسی نیکی کر نہیں سکتا جو زاید الفرض ہو بلکہ صرف مسیح ایسی نیکی کر سکتا ہے جو داخل صواب ہے اور واسطے اس کی راستبازی اور صواب پر اُن کا تکیہ ہے۔ پس عیسائی مذہب کی رو سے کسی اور شخص کے ذریعے نجات پانی۔ یا اپنی نیکی و صواب پر بھروسہ رکھنے کی ہرگز ہرگز گنجایش نہیں ہے۔ اب فرمائے کہ جب موجودہ مذاہب میں ایسے بڑے بڑے اختلاف اصول و شرع و نیکی کی نسبت موجود ہیں جن کو ایک دوسرے کی ضد کہنا بیجا نہ ہوگا تو کس طرح سے مان لیا جاوے کہ ہر مذہب کے اصول و شرع و نیکی کی نسبت ایک دوسرے سے متفق ہے۔ پس جو نتیجہ ان قضیوں سے نکالا گیا نرا غلط ٹھہرا۔ تو اب ہمارے خیال میں ہر مذہب کی رو سے اگر ایک پورب کی راہ پر چلتا ہے تو دوسرے مذہب والا پچھم کی راہ پر چلتا ہے اور اس صورت میں اُن کے ایک مرکز پر ملنے کی کون سی جگہہ قرار دی جا سکتی ہے۔

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ ہاں یہہ تو سچ ہے کہ ہر مذہب میں سچائیاں ملتی ہیں جس سے کہیں کہیں اتفاق ہو جاتا۔ مگر خالص سچائی اور محض سچائی تو سب میں ایک سی نظر نہیں آتی۔ اور ہم کو ایسے مذہب کی ضرورت ہے۔ جو محض سچائی سکھلاوے۔ اور ہمارے علم و یقین میں وہ مذہب جو محض سچائی سکھلاتا ہے وہ عیسائی مذہب ہے پس ہمارے نزدیک جو صاحب یہہ بھروسہ کئے ہوئے بیٹھے ہیں کہ ہر مذہب سے جنت کو جا سکتے ہیں وہ بڑی غلطی میں ہیں۔ پھر بعض صاحبان اس پر یہہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر جملہ مذاہب حق نہ مانے جاویں تو جس جگہہ عیسائی مذہب موجود نہ تھا اور اب تک جن جگہوں میں یہہ مذہب نہیں پہنچا کیا وہاں کے لوگ سب ہلاک ہونگے۔ اور خدا نے اُن کے بچانے کی کوئی فکر نہ کی۔ اس اعتراض کے جواب میں اس وقت ہم مندرجہ ذیل عرض کرنا چاہتے ہیں موقعہ پاکر پھر کسی وقت بھی اگر ہو سکا تو زیادہ مفصل جواب عرض کیا جاویگا لیکن اگر ہمارے دیگر ایسوشیٹ ایڈیٹر یا چیف ایڈیٹر صاحب یا کوئی نامہ نگار صاحب اس اعتراض کے جواب میں ناظرین نور افشاں کو زیادہ روشنی بخشیں تو خالی از فایدہ نہ ہوگا۔ ہماری گذارش یہہ ہے کہ خدا ہر شخص اور قوم کا ہر زمانہ میں اُس روشنی اور علم کے مطابق انصاف کریگا جو اُس نے اُنکو عنایت کی ہے۔ یعنے جس قدر جس کو دیا گیا اُسی قدر اُس سے حساب لیگا۔ اگرچہ ہم کما حقہ دریافت نہ کر سکیں کہ اوروں کو کیوں کم دیا گیا اور ہم کو زیادہ تاہم کوئی شخص اپنے تئیں بےگناہ نہیں ٹھہرا سکتا جس حال کہ خدا نے اُس پر نجات کا راستہ زیادہ وضاحت ظاہر کیا اور اپنے سچے مذہب کی پُر روشنی طلوع کی۔

ہمارے درمیان کتنے اندھے گونگے بہرے موجود ہیں جو اپنے حواس کو اس طور پر کام میں نہیں لا سکتے جس طور پر کہ ہم لا سکتے ہیں جنہیں اندھا گونگا بہرا انہیں پیدا کیا تو بھی کیا ہم اُن کے احوال پر نظر رکھ کر اپنے حواسوں کو کام میں نہیں لاتے اور اگر ہم آنکھ رکھتے ہوئے دن کی روشنی میں اپنی آنکھ بند کرکے چلیں اور روشنی سے فایدہ نہ اُٹھاویں اس لئے کہ بہت اندھے ہیں جو روشنی سے فایدہ نہیں اُٹھاتے تو کیا ہم آنکھ اور سورج کی روشنی رکھتے ہوئے آنکھ اور روشنی کو کام میں نہ لانے کی جوابدہی سے معذور سمجھے جاوینگے۔ جس طرح اندھے اس جوابدہی سے معذور ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اسی طور پر اگر خدا نے ہم کو سچے مذہب کی روشنی میں پیدا کیا اور اوروں کو یہہ روشنی نہیں بخشی۔ تو کیا ہم یہہ عذر پیش کر سکتے ہیں کہ اگر خدا نے اوروں کو یہہ روشنی عنایت نہیں کی تو پس ہمارے لئے بھی یہہ روشنی نہیں ہے اور اس لئے ہم بھی اُس میں نہ چلیں گے بلکہ ہم اندھوں کی مانند آنکھ بند کرکے تاریکی میں رہیں گے۔ اگر ہم ایسا نہیں اور کریں تو ہمارا یہہ عذر ہرگز مقبول نہ ہوگا جس طرح سے آنکھ رکھنے والا شخص سورج کی روشنی میں نہ چلے اور یہہ عذر کرے کہ چونکہ بہت اندھے بھی اس دنیا میں ہیں اور وہ تاریکی میں رہکر ٹھوکر کھاتے اور سورج سے فایدہ نہیں اُٹھاتے اس لئے میں آنکھ پر پٹی باندھے رہونگا اور روشنی سے فایدہ نہ اُٹھاؤنگا تو کیا یہہ عذر خدا کے نزدیک مقبول ٹھہریگا۔ اور کیا کوئی آنکھ رکھتا ہوا شخص عملی طور پر دنیا میں ایسا نظر آتا ہے کہ اپنی آنکھ پر پٹی باندھے اور آنکھ کو کام میں نہ لاتا ہو۔ ہرگز نہیں۔ تو پھر مذہبی اور روحانی روشنی کے لئے یہہ عذر کیوں ہے اور اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ کیوں بعضوں کو مذہبی تاریکی میں رکھا اور بعضے اس سے محروم ہے۔ تو جواب یہہ ہے

کہ جس طرح ہم خدا کی اس مصلحت اور مشیت سے واقف نہیں کہ کیوں بعضوں کو اندھا پیدا کیا کہ وہ مثل اُلّو کے سورج کی روشنی سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے اُسی طرح سے ہم یہہ بھی نہیں جانتے کہ کیوں بعضوں کو نجات کی روشنی عنایت کی اور بعضوں کو محروم رکھا ؎

مراسلات

یورپین مشنری اور دیسی کلیسیا

(۲)

پہلے مضمون میں ہم نے وعدہ کیا تھا کہ آیندہ اس امر پر کچھ اور بھی تحریر کرینگے اور خاصکر چرچ کونسل کی آخری سالانہ رپوٹ کا ذکر ہم نے کیا تھا کہ اُس کی بابت کچھ لکھینگے۔ فی الحقیقت یہہ رپورٹ ایک عجیب مسودہ ہے۔ مختلف اور متضاد خیالات کا یہہ ایک عجائب خانہ ہے جس کا ثانی ملنا مشکل ہے کہ کوئی بھی محال ہے۔ دو ماہ سے یہہ رپورٹ ہمارے ہاتھ میں ہے اور ہم نے اُس کو بار بار تھوڑا تھوڑا پڑھا ہے اور پنسل سے بے شمار نوٹ کئے ہیں۔ کئی دفعہ دل میں خیال پیدا ہوا اور ضعیف جسم میں ولولہ اُٹھا کہ اس پر کچھ لکھا جائے لیکن عدیم الفرصتی ضعف طبیعت۔ تقاضائے عمر اور دفتر کے کام نے روک رکھا۔ ہم تو اپنے آپ کو اولڈ جنٹلمین اور دُنیا نے کمزور سمجھ کر قلم سے کنارہ کش ہو بیٹھے تھے۔ لیکن ہمارے نوجوان دوستوں کی تیز بیانی اور فراست اطلاطونی ہم کو بڑھاپے میں آرام نہیں لینے دیتی۔ ضرور ہے کہ کچھ لکھیں۔ علاوہ اس کے نئے رسالہ بھی نے جس سے ہم کو بڑی اُمیدیں تھیں عجیب ٹیڑھے

ٹیکرے کی سی چال اختیار کر لی ہے۔ اور بجائے روبترقی ہونے کے نوجوانوں کو تعلیم دیتا ہے کہ نقل بوٹ اُتار کر پنجابی جوتا پہن لیں۔ اور بجائے زمانہ کی روش اور ضروریات کو سمجھنے کی کوشش کرنے کے دقیانوسی خیالات کی اشاعت کرنے لگا ہے اور فاتح اور مفتوح کے درمیان جو دیوار موجود ہے اُس پر اور بھی مورچہ بندی کر رہا ہے تاکہ باہمی نفرت بجائے گھٹنے کے اور بھی زیادہ ہو جائے۔ یہیں ہم بھی کے ایڈیٹوریل نوٹس اور بعض دیگر مضامین سے بڑھکر ہے کہ ڈاکٹر شارکی کی کتاب کے غلط سلط ترجمہ پر جو لعبد دو ماہ کے وقفہ کے پھر چھپنے لگا ہم یہاں کچھ نہ کہیں گے۔ اس مضمون میں صرف چرچ کونسل کی رپورٹ پر نکتہ چینی کی جاویگی۔

(۱) رپورٹ صفحہ ۱۰ منقولہ از سی فروری ۱۹۰۹ء

"ہمارے سامنے پنجاب اور ممالک مغربی سے کئی سکیم آئے ہیں۔ ان سب پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک عمارت کو جو غلط اور بیمار بنیاد پر بنائی گئی ہے باہر باہر سے پوچا پھیرنے اور زیبائش دینے کی کوشش ہو رہی ہے۔ دعویٰ یہہ ہے کہ چرچ کونسل غلط اور بیمار بنیاد پر مبنی ہے۔ ہم ذرا اس عجیب جملہ کی حقیقت کو کھوجیں گے تاکہ معلوم ہو کہ سیجی کی نکتہ چینی اور تحقیق کا کتنا علم ہے۔

قدرے کچھ عرصہ پہلے۔ سی۔ ایم۔ ایس کے مشنری پنجاب میں آئے۔ ۲۵ یا تیس برس کے کام کا نتیجہ جابجا چھوٹی چھوٹی جماعتوں کی صورت میں نظر آنے لگا۔ گرجا انگریزی روپیہ سے بنے اور پاسٹروں اور دیسی مشنریوں۔ کیٹی کسٹوں اور دیگر کارکنندوں کی پرورش بھی انگریزی روپیہ سے ہوتی رہی لیکن بزرگوں نے دیکھا کہ یہہ مناسب نہیں ہے۔ چاہئے کہ دیسی جماعتیں کچھ بوجھ اپنے کاندھوں پر بھی لیں۔

یہہ صلاح ٹھہری کہ مختلف دیسی جماعتوں کی ایک کونسل بنائی جائے جو چند جماعتوں کی روحانی خبرگیری کے لئے خود روپیہ جمع کر کر پاسٹر مقرر کرے۔ اور اگر ممکن ہو تو مشنری کام کے لئے مناد بھی مقرر کرے۔ چونکہ ممبران کی تعداد کم تھی اور اُن کو کام کا تجربہ نہ تھا لہذا مناسب معلوم ہوا کہ کونسل میں کوئی تجربہ کار انگریز بھی ہو۔ پھر روپیہ بھی بہت کم جمع ہو سکتا تھا اس لئے۔ سی۔ ایم۔ ایس نے سالانہ گرانٹ بطور امداد مقرر کیا۔ اندرونی معاملات میں کونسل با اختیار تھی لیکن بباعث طفولیت اور منظور کرنے سی۔ ایم۔ ایس۔ کی مدد کے کسی قدر انگریزوں کی صلاح یا احکام کا منظور کرنا بھی ضرور ہوا۔ جس کا روپیہ منظور کرینگے اُس کا لحاظ بھی ضرور کرنا ہوگا۔ گویا سی۔ ایم۔ ایس۔ کے زیر سایہ ایک چھوٹی اور لوکل مشنری اور پاسٹرل سوسائٹی قایم ہوئی۔ اور اُمید تھی کہ یہہ سوسائٹی اس قدر بڑھ جائیگی کہ اُس کو سی۔ ایم۔ ایس کے زیر سایہ رہنا کچھ ضرور نہ ہوگا۔ ایام طفولیت میں۔ سی۔ ایم۔ ایس۔ اُس کی کفیل رہیگی۔

اب یارو کہو اس بنیاد میں کون سی غلطی اور کونسی بیماری ہے یا تھی۔ باپ بچہ کی خبرگیری کرتا ہے تاکہ وہ مضبوط ہو کر آزاد ہو جائے۔ لیکن بچہ سست بیٹھا رہے اور نکماپن سیکھے اور پھر بڑا ہو کر باپ سے کہے کہ اگر تو مجھ کو آٹھ برس کی عمر میں دھکا دیکر نکال دیتا تو میں ضرور مضبوط اور چالاک ہو جاتا تو کون ایسے بچے کی تائید کریگا۔ افسوس اُس بچہ پر جو اپنی ماں سے کہے کہ تو کیا تھی۔ سیجی اس بنیاد کو غلط اور بیمار بتاتا ہے۔ بیس برس۔ سی۔ ایم۔ ایس۔ روپیہ اور مشورہ سے چرچ کونسل کی مدد کر رہی ہے۔ گاہے گاہے تجربہ کار مشنری اُس کی حمایت کے لئے مقرر کئے گئے۔ لیکن



دیسیوں نے کچھ نہ سیکھا۔ بجائے ترقی کے تنزل نظر آیا یہاں تک کہ ڈاکٹر ناصر ڈاکٹری چھوڑ گورکنی اور جنازہ خوانی پر آمادہ ہوئے (رپورٹ صفحہ ۹۴) اور اب سب کے سب ملکر سی۔ ایم۔ ایس۔ کو الزام دیتے ہیں کہ تم نے ہمکو صحیح تعلیم نہیں دی۔ تمہاری محنت لاحاصل ہی۔ تم نے پچاس برس میں کچھ بھی نہیں کیا۔ تم نکمے ہو اور اگر نکماپن کا ثبوت چاہو تو ہمیں دیکھ لو۔ آفریں ہے اس دلیری۔ جمعیت اور غیرت پر۔ اور طرفہ یہ ہے کہ خود کرتے نہیں کچھ نوجوانوں کو اپنے زمرے میں لانے کی کوشش نہیں کرتے یا لیاقت نہیں رکھتے اور کہتے ہیں کہ نیا غلط اور بیمار ہے۔ ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا۔ واہ رے مسیحی۔

(۲) ہم نے بار بار مذکورہ بالا رپورٹ کو غور سے پڑھا ہے اور دریافت کرنے کی کوشش کی ہے کہ پنجاب کونسل کے ممبر چاہتے کیا ہیں۔ نکتہ چینی اور شکایات سے اُن کی غرض کیا ہے۔ اُن کا سٹینڈ پائنٹ کیا ہے بلحاظ جس کے وہ انگریزی مشنریوں پر دانت پیستے ہیں۔ لیکن ہمیں کچھ بھی حاصل نہیں ہوا۔ کسی بات کا سر پتہ نہیں ملتا۔ اگر جملہ کی خبر ہے تو مبتدا نہیں مبتدا ہے تو خبر ندارد۔ مسیحی کچھ کہتا ہے۔ پادری ودھاوامل صاحب کچھ اور کہتے ہیں۔ پادری ہاول صاحب دونوں کے خلاف ہیں۔ صرف بابو سنگھی ڈاکٹر عمادالدین اور پادری فتح مسیح صاحب کی تقاریر کچھ میں آتی ہیں۔ اب مثالیں لیجئے۔

(ج) رپورٹ صفحہ ۱۲۔ مسیحی شکایت کرتا ہے کہ "جدھر دیکھو کانفرنس کے ایجنٹ نظر آتے ہیں"۔ لیکن صفحہ ۱۲ کے سرے پر مشنریوں سے سوال کیا جاتا ہے کہ "کیا تم نے اپنا کام ایسا پورا کر لیا ہے کہ اب جماعتوں کو دیسی پاسٹروں کے سپرد کرنا چاہتے ہو۔" پھر کلارک آباد کونسل کا سٹیشن ہو اور ہو جب خواہش مسیحی نہ چاہے کہ وہاں کانفرنس کا کوئی ایجنٹ ہو (دیکھو جملہ مذکورہ بالا اور صفحہ ۱۰ نیچے سے ۳ و ۴ و ۵ سطر) لیکن صفحہ ۱۳ سطر ۴ میں درخواست کی گئی ہے کہ کلارک آباد میں انگلش مشنری رہنا چاہئے۔

(ک) رپورٹ صفحہ ۱۸ سطر ۱۵ میں مسیحی شکایت کرتا ہے کہ "بیچارہ اسسٹنٹ مشنری پادری صاحب کا غلام بنا ہوا ہے" اول ہم پوچھتے ہیں کہ یہ کس کا قصور ہے۔ صفحہ ۲۷ میں اس کا جواب ہے۔ "ایک پنجابی پاسٹر شکایت کرتا ہے کہ ایک چوکیدار کی تنخواہ دیتے ہیں اور ایسے ایسے دیگر ادنیٰ امور میں کونسل لیت و لعل کرتی ہے۔ وہی پاسٹر سرے سے کونسل کے متعلق رہنا ہی نہیں چاہتا۔" (صفحہ ۲۷) "ایسے پاسٹر بالخصوص مشنریوں کے متعلق ہیں اور ہم نہیں جانتے کہ اُن کی ضروریات کیونکر پوری ہوتی ہیں اور نہ اُن سے ہمارے پاس کوئی رپورٹ آتی ہے (رپورٹ صفحہ ۲ سطر ۵ و ۲ وغیرہ) اے پیارے عقلمند مسیحی جب کہ آپ کی کونسل اپنے کارکنوں کی خبر نہیں لیتی اور مشنری اُن کے قاضی الحاجات ہیں تو کیونکر ممکن ہے کہ آپ کے پاسٹر مشنریوں کے سامنے سر تسلیم خم نہ کریں۔ اور اگر مشنری مہربانی سے تمہارے کارکنوں کی مدد کرتے ہیں تو کیا یہ اُن کا قصور (؟) قصور ہے۔ پھر تم اپنی بات کو آپ کاٹتے ہو جب شکایت کرتے ہو کہ "یورپین مشنری اکثر کونسل کے ساتھ ہمدردی نہیں رکھتے (صفحہ ۱۲ سطر ۱۱) مدد کریں تو تم ناراض ہوتے ہو کیونکہ مدد کا ضروری نتیجہ تم پسند نہیں کرتے۔ اور مدد نہ کریں تو تم اُن کو الزام دیتے ہو کہ ہماری بیماری کا باعث یہی لوگ ہیں۔

(ل) رپورٹ صفحہ ۱۴ سطر ۱۰ وغیرہ مسیحی یہ دریافت پوچھتا ہے کہ "کہاں ہے وہ سٹیشن جس کا انتظام کانفرنس نہیں کرتی۔ شملہ۔ امرتسر اور لاہور برائے نام کونسل کے سٹیشن ہیں۔ کیا ان شہروں کے انتظام میں کونسل کی آواز کوئی سنتا ہے" ظاہر ہے کہ اس سوال میں یا تو کونسل کو اسکی سستی پر الزام دیا گیا ہے یا کانفرنس کے ذمہ جبر و تعدی کا اتہام رکھا گیا ہے۔ گو مسیحی بیمار اور مسیحی کی طبیعت ہے جس سے ہم واقف ہیں ظاہر ہے کہ کونسل پر الزام لگانا مقصود نہیں بلکہ کانفرنس مجرم ٹھہرائی گئی ہے۔ بس ہم مسیحی سے پوچھتے ہیں کہ مقامات مذکورہ بالا میں کونسل کی کونسی جاگیر ہے جس پر کانفرنس نے بالجبر قبضہ کیا ہوا ہے اور جسکی آمدن کو وہ ہضم کر رہی ہے۔ مسیحی کی شکایات سے جو وہ کانفرنس کے خلاف بار بار کرتا ہے کچھ ایسا معلوم پڑتا ہے کہ اس کے خیال میں کونسل ایک دودھ دینے والی گائے ہے جس کے تھنوں کو کانفرنس لپٹی ہوئی ہے اور چھوڑنا نہیں چاہتی۔ شملہ۔ امرتسر اور لاہور کا انتظام اگر کونسل خود نہ کرے باوجود اس کے لائق سرمایہ ہم نہ پہنچا سکے تو کیا عیب ہے اگر کانفرنس اس کام کو اپنے ذمے لے۔ کیا گناہ کیا اگر کانفرنس نے ایسا کیا۔ شملہ میں اگر کونسل نے کوئی پاسٹر مقرر نہیں کیا تو کانفرنس نے کیا قصور کیا اگر پادری وڈ صاحب کو وہاں کے لئے مقرر کردیا۔ مسیحی کیوں کانفرنس کے احسانات کو نہیں پہچانتا اور بے فائدہ شکایات کرتا ہے۔ اور فضول سوال پوچھتا ہے؟

(م) رپورٹ صفحہ ۱۰۔ سطور ۵۔۲ وغیرہ "کیونکہ یہ مناسب و ضروری ہے کہ جہاں کہیں کونسل کام کرے وہاں کانفرنس کا مطلق دخل نہ ہو۔ کانفرنس کے کل ایجنٹ براہ راست کونسل کے متعلق کام کریں۔"

اور جہاں تک ممکن ہو اس سٹیشن میں کوئی یوروپین نہ ہو۔ اگر ہندوستانی نہ ملے اور یوروپین کو رکھنا امر لابدی ہو تو چاہئے کہ وہ کونسل کے ماتحت کام کرے اور کانفرنس سے اپنے تعلق کو قطع کرے تو واہ رے مسیحی۔ واہ رے لقمان۔ واہ رے افلاطون۔ آفریں ہو اس متبرک تحریر پر واقعی گلیڈسٹون کی روح نے پیش از مرگ مسیحی کے اڈیٹر کے جسم میں اپنے تئیں منتقل کر دیا ہوگا۔ آپ نے یہہ بھی کیوں نہ فرمایا کہ لاہور کونسل کا سٹیشن ہو لیس نکالدو امریکن مشن والوں کو۔ جلا وطن کردو ڈاکٹر یوئنگ کو۔ اور کالج کا انتظام اڈیٹر مسیحی کے ہاتھ سونپ ہو۔ نکالدو مس حے صاحبہ کو اور گرلس سکول میں بجے اکرتا پھرنے دو۔ میں مرغ؛ مبارک ایجو وہاں خراماں ہوگا۔ نو لکھے کا قبرستان سے نام منقول کرادو۔ اور رہا ان سنگھ کا باغ بھی منتقل کرادو۔

آپ نے کیسی مناسبت اور ضرورت ڈھونڈھی ہو کیوں صاحب کیا دو سوسائٹیوں کے ایجنٹ ایک جگہہ کام نہیں کر سکتے۔ یا کانفرنس کے ایجنٹ آپ کو کاٹتے ہیں۔ شاید آپ کا مطلب یہہ ہو کہ کانفرنس اپنے ایجنٹ اٹھالیوے لیکن کیش بکس (Cash Box) آپ کے سپرد کر دیوے تاکہ جن صاحبان نے بموجب آپ کے ارشاد کے کانفرنس سے قطع تعلق کیا ہو اُن کی ماہواری تنخواہ آپ کے دفتر سے تقسیم ہوا کرے۔ یا آپ اتنا روپیہ جمع کرلیویں گے کہ چار پانچ یا دس یوروپین مشنریوں کی تنخواہ دے سکیں۔ ہم آپ کی طرف مخاطب ہوتے ہیں صرف اس لئے کہ یہہ تدبیر آپ نے نکالی ہے اور آپ کو یقین ہوگا کہ اگر اس پر عملدرآمد کیا جاوے تو آپ انتظام کرلیں گے۔ ہمیں امید نہیں کہ چرچ کونسل باوجود ایسی لغو و گستاخانہ تدبیر کو کبھی اپنے خواب میں لادیگی۔ اور کیوں صاحب۔ امرتسر

لاہور و شملہ میں جو کانفرنس کی جائیداد ہو وہ بھی آپ کو دی جاوے۔ کیا آپ کے پاس اتنا روپیہ ہو کہ ایکدفعہ اُن کی سفیدی کے لئے روپیہ دے سکیں۔ اور کیوں صاحب مشن سکولوں کو بھی آپ ہی چلالیں گے۔ چرچ کونسل میں تو اتنی ہمت نہیں۔ آپ میں تو ضرور ہوگی۔ ع۔ بریں عقل و دانش بباید گریست۔ اور سنیئے۔ مسیحی تو کانفرنس کے ایجنٹوں کا بوریا بدھنا باندھتا ہو لیکن رپورٹ صفحہ ۲۹ سطر ۲ و ۳ وغیرہ میں ایک صاحب دشا پادری ودھاوامل صاحب جو کونسل کی حالت کو بہ نسبت اڈیٹر مسیحی کے زیادہ عمدہ طرح سے جانتے ہیں؛ یوں فرماتے ہیں۔ "مسیحی ابھی تک پنجاب میں قدم نہیں بنے۔ وہ تھوڑے اور محدود ہیں۔ ہم غیر قوموں کی مانند اکیلے کھڑے نہیں ہو سکتے۔ زیادہ عیسائی غریب ہیں۔ اگر مشنری ہم کو قبل از وقت چھوڑ دیویں تو ہم اور بھی زیادہ کمزور ہو جاینگے۔" اور سنیئے۔ صفحہ ۳۰۔ رپورٹ مذکورہ سطور ۹ و ۱۰۔ "لیکن ایسے بچے کو اکیلا چھوڑنا نہیں چاہئے۔" اور یہہ بھی سوال ہو کہ کیا لڑکا ٹانگیں رکھتا بھی ہو یا بالکل لنڈ منڈ ہو۔ یعنے کونسل ابھی تک تنہا چھوڑ دیجانے کے لایق نہیں۔ شاید اُس کو سرے سے ٹانگیں ہی نہیں ہیں۔ کیوں صاحب اب فرمائیے۔ ایسی حالت میں آپ نے کیونکر انسب و ضروری سمجھا رپورٹ صفحہ ۱۸ سطر ۲ ہو کہ جہاں کونسل ہو وہاں کانفرنس نہ ہو۔ عجیب معاملہ ہو کہ تجربہ کار اشخاص تو منت و زاری سے کانفرنس کا ہاتھ پکڑیں اور مسیحی جس کو ان باتوں میں دخل ہی نہیں کانفرنس کا بوریا بدھنا باندھکر کانفرنس کے ایجنٹوں کو کونسل کے سپرد کرے؛

باقی آیندہ

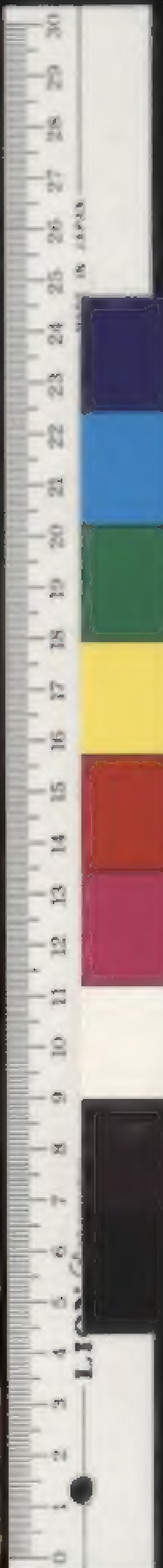
راقم — فتح گڈھ

کوہ مری

یہہ جگہہ آب و ہوا کے لحاظ سے ایک بہشت ہو۔ یہاں موسم میں کئی طرح کے پھل پھول ہوتے ہیں۔ آلوچہ شہتو۔ کالا کاٹ۔ جنگلی انگور۔ ناک۔ بنفشہ وغیرہ پھول وہ جو دیکھنے کے لایق ہیں یہیں سے یہاں سے شوقین لوگ کتابوں میں رکھنے کیلئے لیجاتے ہیں۔ یہاں ہر ایک ملک و دیار کا انسان نظر آتا ہو۔ یعنے یہاں آبادی کے لحاظ تجارت کا شہر ہی سمجھئے۔

لوگ مری کی وجہ تسمیہ یوں بیان کرتے ہیں کہ یہہ جگہہ ہندؤں کے پانڈوں کی جگہہ ہو۔ اور مری ایک دیوی کا نام ہو۔ ہم نے اکثر یہاں مری دیوی کا ایک مکان دیکھا ہو۔ پوربی لوگ بکرے اور پان پھول چڑھاتے ہیں۔ اور عجیب طرح سے بت پرستی کرتے ہیں۔ یہاں کے پہاڑی لوگ اکثر مسلمان ہیں مگر بت پرستی سے سخت نفرت کرتے ہیں یہاں انجیل کی منادی بھی ہوتی ہو۔ ... منادی۔ ... مشن کیطرف سے بھیجے گئے ہیں۔ جو بڑی سرگرمی سے منادی کرتے ہیں۔

کل کے روز ایک دیسی پادری۔ اور مری کے ایک پیر سے خوب گفتگو ہوئی پیر جی نے ایک راستے میں مقام کیا ہوا ہو اور ہر طرف سے آدمی اُسکی ملاقات کو آتے جاتے ہیں۔ مگر پیر جی کو وہ گمان ہو کہ کسی سے بات تک نہیں کرتے بلکہ لوگوں کو پتھر مار مار کر نکالتے ہیں۔ وہاں ہمارے ایک دیسی پادری صاحب بھی بغرض منادی چلے گئے۔ گو لوگ اسقدر ہجوم کئے ہوئے تھے کہ پادری صاحب کو جگہہ نہ تھی۔ ایک شخص وہاں سے بولا آئے پادری صاحب۔ بس یہہ لفظ پادری سنکر پیر جی کے سر سے بھوت اتر گیا۔ اور ہوش میں ہوکر بیٹھے اور کہنے لگے پادری صاحب ذرا مہربانی سے حضرت یسوع مسیح کا کلام سنائیے لوگ تو یہہ باتیں سنکر کہنے لگے یا اللہ یہہ کیا بات ہو۔ یہہ تو کسیکو



دینی خبریں

کالکا کے دیسی مسیحیوں کی پنچایت

ناظرین کو واضح ہووے کہ یہاں بمقام کالکا دو بھائیوں یعنے بھائی گھسیٹو اور جسّی نے جو کہ یہاں ریلوے ہوٹل میں باورچی کا کام کرتے ہیں بڑی سعی و کوشش سے ایک آزاد گرجہ گھر تعمیر کیا اور اسکا نام کرائسٹ چرچ رکھا اور جس کی خدمت کے لئے یہاں کی کلیسیا نے سیلف سپورٹ سے ایک مُنجیہ بھائی آر۔ آنو کو مقرر کیا جو آزادانہ خداوند مسیح کی خدمت کرتا ہو اور جس کے انتظام کے لئے ہمارے بزرگ پادری احسان اللہ صاحب نارووال نے کالکا میں تشریف لاکر وہاں کے ایک دیسی مسیحیوں کی ایک پنچایت مقرر کی اور اپنی دلچسپ نصیحتوں سے یہاں کی دیسی کلیسیا کو روحانی غذا سے پر کیا۔

پنچایت۔ پریسیڈنٹ بھائی گھسیٹو اور اس گرجہ کے پاسٹر اور خزانچی پادری گوبند رام۔ مددگار خزانچی بھائی گھسیٹو ایلڈر۔ ڈبلیو۔ ایس۔ ایف۔ اور بھائی جسّی۔ ممبران بھائی ڈبلیو۔ اے۔ اگزینڈر۔ سی۔ بے۔ شاہ اور بھائی سنّی ؎

ناظرین سے عرض ہو کہ ہماری اس چھوٹی سی مسیحی کلیسیا کے لئے خدا باپ سے دعا کریں اور اس روحانی کام کے لئے جو کچھ مناسب جانیں مدد کریں تاکہ یہہ سیلف سپورٹ کا کام ترقی پاوے اور ہم اس کے واسطے ہم لوگ نہایت شکرگذار ہونگے۔

پریسیڈنٹ گھسیٹو۔ سیکرٹری و پاسٹر گوبند رام

ماہ جولائی کی ۲۴ تاریخ کو پینسٹ مشن کی طرف سے کسولی کے دیسی مسیحیوں کی طرف سے ایک کمیٹی کا جلسہ بھائی اسٹیفن کے مکان پر منعقد ہوا پادری گوبند رام صاحب نے فرمایا کہ چونکہ ہمارے دیسی بھائیوں میں اکثر چھوٹی چھوٹی باتوں میں جھگڑے ہوا کرتے ہیں لہذا بھائی لوگ ایک پنچایت مقرر کریں جو ایسی باتوں کا تصفیہ کیا کرے۔ پس جلسہ نے پادری گوبند رام کو پاسٹر اور پریسیڈنٹ اور مسٹر جے۔ اسٹیفن کو سیکریٹری اور مسٹر سی۔ بے۔ شاہ اور مسٹر بی۔ ایچ۔ جبن کو خزانچی اور مسٹر جے۔ چلی اور مسٹر جوزف کو ایلڈر مقرر کیا۔ بعد کو پادری گوبند رام کے کلمات برکات سے جلسہ برخاست ہوا ؎

پریسیڈنٹ اور پاسٹر گوبند رام۔ سیکریٹری۔ جے۔ اسٹیفن کسولی

جونیر میں منادی

شہر پونا سے ۵۵ میل کے فاصلے پر ہمارے بزرگ پادری ذوبوس صاحب بمبئی سے خاص جونیر میں انجیل کی بشارت دینے کے لئے آئے ہوئے ہیں اور بندہ بھی صاحب موصوف کے ہمراہ ہے۔ پونا سے جونیر تک ریلوے نہ ہونے کی وجہ سے راہ میں اگرچہ تکلیفیں ہوئیں مگر بفضل تعالیٰ ہم بخیریت پہنچے۔ دو شب درمیان راہ کے ایک چھوٹے قصبہ کھیڑ میں قیام رہا اتوار کی بندگی اور عشائے ربانی وہیں ہوئی اور پھر پیر کی صبح کو کوچ کیا شام کو جونیر آپہنچے۔ یہاں مشن کمپونڈ میں فروکش ہیں اس قصبہ میں بہ نسبت ہندوؤں کے مسلمان تھوڑے ہیں اور تمام سب مرہٹی زبان بولتے اور سمجھتے ہیں مسلمانوں میں زیادہ تر لوگ اُمّی ہیں خواندہ تھوڑے ایک زمانہ گذرا کہ ہمارے بزرگ ڈی ویلیر صاحب اکثر یہاں کا دورہ کیا کرتے تھے اکثر معمر لوگ

اب تک انہیں یاد کرتے بھی ہیں اور اُن کی تعریف کرتے ہیں اُن کی تعلیم کا بیج اب تک اُن کے دلوں کی زمین میں موجود ہے مگر آبپاشی نہ ہونے کی وجہ سے ٹھٹھر گیا یا باد مخالف کی وجہ سے سُوکھ گیا یعنی پرانی رسم اور مخالف تعلیم نے اُن کی آنکھوں پر تعصب کی عینک چڑھا دی ہے اور بعض تو ایسے کفر اور سخت ہیں کہ خدا اُن پر رحم کرے چنانچہ ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ ہم تمہاری طرح دبلے ہوئے بے گاہ نہیں ہیں کہ اپنے باپ کو چھوڑ کر دوسرا باپ بناویں۔ اگر ہمارے باپ دادے جہنم میں گئے تو ہم بھی جاوینگے یہ بیچارے لکیر کے فقیر کچھ نہیں سمجھتے کہ مذہب میں کیا خوبی ہے انہیں لاکھ سمجھاؤ مگر تعصب نما کی سوئی کچھ ابھی اُنہیں سیدھے ہیں وہ نہیں سوچتے کہ ہمارے دادا حضرت ابراہیم نے اپنے باپ کا مذہب چھوڑ دیا محمد صاحب نے اپنے باپ کا مذہب چھوڑ دیا۔ پولوس رسول نے اپنے باپ کا مذہب ترک کیا۔ جب کہ ایسے لوگوں نے اپنے باپ دادوں کے مذہب کو چھوڑ دیا تو کیا وہ سب بیوقوف تھے۔ نہیں ہرگز نہیں ہم اُن کا نمونہ نہیں اور جو بہتر اور حق ہو اُس کو اختیار کریں کیونکہ ماں باپ اور رشتہ دار سب اسی دنیا کے ہیں قیامت میں کوئی کسی کے لئے کفایت نہ کرے گا مگر وہی ایک جو خدا اور آدمیوں کے درمیان ایک درمیانی ہو یعنے مسیح یسوع بشرطیکہ ہم اُس پر صدق دل سے ایمان لاویں۔ تو وہ فرماتا ہے کہ راہ حق اور زندگی میں ہوں بغیر میرے وسیلے کوئی باپ پاس جا نہیں سکتا۔ تم اگر متلاشی حق ہو تو وہی حق ہے اور حقیقت کا بتلانے والا اور حقیقت اُس میں ہے۔ دعا مانگو اور تحقیق کرو تو بیشک حق کو پاوگے ؎

الراقم۔ جے۔ بی۔ ایل

ملکوں اور شہروں کی خبریں

لندن اگست ۲۔ پریزیڈنٹ مکنلی نے صلح کے شرایط جو سپین کے ساتھ ٹھہرائے گئے ہیں مشتہر کر دئے ہیں سوائے کیوبا اور پورٹ ریکو کے قرض کے سوال کی نسبت جس کا کچھ ذکر نہیں کیا گیا ہی تمام شرطیں وہی ہیں جن کا تار دیا گیا تھا۔

بمبئی اگست ۲۔ گزشتہ ہفتہ بمبئی میں اموات کی تعداد زیادہ بڑھی ہوئی تھی یعنے ۵۱۰ کا شمار تھا حالانکہ اس سے پہلے ہفتہ میں ۵۰۳ تھا۔ طاعون سے کل ۲۰ فوت ہوئے گذشتہ ہفتہ میں ۴۹ تھے۔ کل ۲ واردات اور ۵ اموات کی رپورٹ کی گئی ہی۔

لندن اگست ۳۔ واشنگٹن اور میڈرڈ میں رپورٹ ہوئی ہی کہ سپین نے صلح کی خاص خاص شرطوں کو منظور کر لیا ہی۔

ایم کامبن جو سپین کی جانب سے سفیر کا کام کرتا رہا ہی اور پریزیڈنٹ مکنلی کی باہمی ملاقات واشنگٹن میں بمقام وہیٹ ہوس آج تیسرے پہر ایک گھنٹہ گفتگو ہوتی رہی۔ مگر اخباروں کو نہیں دی گئی ہی اس گفتگو کے نتیجے کے ظاہر کرنے میں خاموشی کا اختیار کرنا اور اس قدر گفتگو کا دیر تک رہنا اکثر خیال کیا جاتا ہی کہ خلاف نہ تھی۔ امریکہ کے سکرٹری جنگ نے اعلان دے دیا ہی کہ اس اثنا میں جنگ کی صورت میں کچھ فرق نہ آویگا۔

لندن اگست ۳۔ پادری جے۔ ویلڈن ہیرو سکول کے ہیڈ ماسٹر کلکتہ کے بشپ مقرر ہوئے ہیں۔

الہ آباد اگست ۳۔ افسوس سے بیان کیا جاتا ہی کہ پرنس آف ویلس کے گھٹنے کی قریب کامل صحت حاصل کرنے میں ناامیدی ہی۔

بمبئی اگست ۴۔ کل طاعون سے آٹھ واردات اور آٹھ اموات کی رپورٹ ہوئی ہی۔

کراچی اگست ۳۔ تیسری تاریخ کو ۵ واردات اور تین موتیں ہوئیں۔ صدر بازار میں ایک ہی گھر میں تین وارداتیں ہوئیں۔

کلکتہ اگست ۴۔ کل دو تازہ وارداتیں ہوئیں بیمار میڈیکل کالج کے ہسپتال میں لیجائے گئے۔ اب ہسپتال میں چھ بیمار ہیں ان میں سے پانچ راضی ہیں لیکن چھٹے کے راضی ہونے کی امید نہیں ہی۔ کل کوئی موت طاعون سے نہیں ہوئی۔

لندن اگست ۴۔ سمجھا جاتا ہی کہ سپین نے صلح کی شرایط پر اتفاق کر لیا ہی اور جنگ ۸ اگست سے امید ہی کہ بند کیا جاویگا۔ پریزیڈنٹ مکنلی نے بڑے استقلال سے شرطوں میں سوائے چھوٹے امور کے تبدیلی کرنے سے انکار کیا ہی۔

لندن اگست ۴۔ سر مانیوپیکن سے تار دیتا ہی کہ یہاں سخت بے آرامی پھیل رہی ہی۔

چین والے خیال کرتے ہیں کہ جو نتیجہ روس اور انگلستان کے درمیان ریل کی شرکت کے سوال کی نسبت ہوگا گمان غالب ہی کہ اس سے چین کا معاملہ فیصلہ پا جاویگا۔

اخبار ٹائمس کا پیکن کا کارسپانڈنٹ تار دیتا ہی کہ بتاریخ ۲۰ جولائی انگریزی سفیر نے سپین کے وزیر اعظم کو زور دار الفاظ میں مطلع کر دیا ہی کہ انگریزی قرضہ ان مقامات میں جہاں انگریزوں کا تعلق زیادہ ہی تعمیر ریل کے معاملات کی نسبت گریٹ برٹن ہرگز ہرگز گوارا نہیں کریگی کہ اور کوئی طاقت اس میں دست اندازی کرے۔

اگلے دن روسی سفیر مقیم پیکن نے اپنے ۱۱ جولائی کے پروٹسٹ پر زور دیا اور اس قسم کی تجویزات کو پیش کیا کہ جس سے انگریزی عہد و پیمان کی تردید ہو۔

لندن اگست ۵۔ جنرل شافٹر کی فوج کے بڑے بڑے افسروں نے یادداشت بھیجی ہیں کہ امریکہ کی فوج سنتیاگو میں بخار سے تباہ ہو جاویگی اگر وہ وہاں سے اور جگہ نہ بھیجی جاوے۔ یونائیٹڈ سٹیٹس کے جنگ کے دفتر میں یہ یادداشتیں پاکر انتظام کیا جاتا ہی کہ کیوبا سے فوج امریکہ کو بھیجی جاوے۔

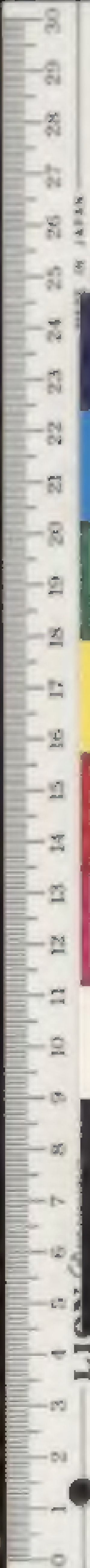
لندن اگست ۶۔ سپین کے وزیر اعظم نے سیگاسٹا کی تمام پولیٹکل جماعتوں سے مشورہ لیکر اپنی رضامندی ظاہر کی ہی کہ وزیروں کا اجلاس ضروری ہی کہ صلح کے شرایط پر خط و کتابت کرے۔

جنرل ملس کی فوج نے جزیرہ پورٹ ریکو کے مشرقی حصہ کا قبضہ کر لیا ہی۔

سپین کے قیدیوں کا حال سنتیاگو میں باعث بیماری امریکہ کی فوج کی نسبت زیادہ برا ہو رہا ہی۔ دس ہزار سے زیادہ بیماروں کی فہرست میں شامل ہیں ان میں سے اکثروں کے پاس نہ تنبو ہیں نہ چارپائیاں۔

میڈرڈ میں نیم سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہی کہ سپین صلح کی شرایط کو منظور کرتا ہی اور جنگ کے ملتوی کرنے کی شرط کو پیش کرتا ہی۔

لندن اگست ۸۔ آج تیسرے پہر سپین کا جواب صلح کی نسبت واشنگٹن میں پہنچ گیا ہی لیکن مراسلہ اس قدر طول ہی کہ اس کے پڑھنے میں کچھ وقت صرف ہوگا۔



مضامینِ مفید المفیدین

پیاروں کی نیند

بحرِ اعظم کے کسی جزیرہ کے گوشے میں ایک غریب گمنام بیوہ معہ آل و اطفال رہتی تھی۔ بڑے پسر کی عمر سولہ برس کی تھی اور وہ ماں کی مدد کے لئے دل سے تیار رہتا اور اپنی محبت آمیز باتوں سے بیوہ کے دل کو تازگی اور آرام بخشتا تھا لیکن مذہب کی جانب کم خاطب تھا۔ یہی خیال دل ماں کا اُس سے رنجیدہ ہو جاتا تھا۔ باپ کے وداع ہونے کے بعد اُس کا دل خدا کی طرف کچھ رجوع ہوا مگر جب غم کے زور و شور نے قرار پکڑا اُسنے بدستور سابق بیدینوں کے ساتھ نشست و برخاست شروع کی۔

ماں کی اصلاح کو اُس نے ترک کیا اور خوشی سے پھولکر اُس سے محبت کیا کرتا۔ پر اُس عورت کی خوشی کے آفتاب نے اب زوال پایا اور بارِ عظیم نے اُسے دبایا تاایں وقت فضل کے تخت کے قریب وہ ہر حال میں جاتی تھی خدا کے کلام سے تسلی پاتی اور امیدوار رہتی کہ دعاؤں کا جواب پاؤں گی۔ لیکن دن بدن بیٹے کا ابتر حال دیکھکر اُس کا دل متفکر ہوا اور اُس نے کہا "میری دعا قبول نہیں ہوتی ہے" کلام کا مضمون اُسے بند معلوم ہوا اُس کے بیش قیمت وعدے اُس کے دل پر تاثیر نہیں کرتے تھے۔ تو بھی وہ اپنی محبت میں اُس کی طرف رجوع ہوتی اُس کے ورقوں کو الٹے پلٹے دیکھتی اور ایک وعدے سے دوسرے وعدے پر نگاہ کرتی تھی اس اُمید سے کہ شاید اس سے کوئی ایسا وعدہ میرے حال کے مطابق نکل آوے گا اور یوں کسی ایک پر اپنا خیال اور ایمان نہیں جما سکتی تھی۔

اس پریشان حالت میں وہ ایک رات اپنے بستر پر گئی اور گویا گھبراہٹوں میں سے اُس نے خدا کو پکارا لیکن امید کا چراغ دل سے بجھ گیا تھا۔ آنسوؤں سے اُس نے اپنے تکیے کو تر کیا۔ اس حالت میں وہ سو گئی اور خواب میں اُس نے اپنے شوہر کو اشارہ کرتے دیکھا۔ اُس کے ہمراہ وہ ایک لق و دق بیابان سے گذری۔ اُس نے بہت کچھ دیکھا اور سنا جس کا ذکر سب تفصیل کے بیان ہو نہیں سکتا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اُس کی آنکھوں نے بینائی پائی اور اُس نے خدا کے ہاتھ کو جس نے ایسی عجیب محبت سے اُس کی رہبری کی تھی دیکھا اور اپنی کم اعتقادی کے باعث شرمندہ ہوئی۔

شوہر نے کہا "بیوی ایک اور جگہ میرے ساتھ چلو پھر ہم جدا ہو جائیں گے۔"

تب وے ایک بلند دیوار کنگروں کے پاس سے گذرے۔ اُس کے ایک سنہرا دروازہ تھا جس کو اُن نے چاندی کی کنجی سے کھولا اور وے اندر گئے۔ اُس جگہ کی رونق سے اُن کا رنج غلط ہوا اُس کی خوبصورتی بیان سے باہر تھی تب اُس نے کہا "بیوی تم کیا دیکھتی ہو؟"

"میاں ایک نہایت عمدہ باغ جس کے سرسبز و شاداب شجر عمدہ پھولوں سے لدے ہیں۔"

"لیکن کیا پیڑ اور پھول کے سوائے اور کچھ نہیں نظر آتا" اُس نے کہا "ہاں ان میں بے شمار شہد کی مکھیاں دکھتی ہوں بعض بلند درختوں کی سب سے اونچی شاخ کے گل سے شہد چوس رہی ہیں اور بعض نیچے کی ڈالیوں سے رس چوس رہی ہیں۔"

"سچ ہے لیکن ہر ایک مکھی ایک ہی قسم کا شہد کھاتی ہے۔ اب ذرا اُن مکھیوں پر نگاہ کرو جو نیچے کی ڈالیوں پر بیٹھی ہیں۔ کیا سب ایک ہی طرح کی شکل مکھی ہیں؟"

"جی نہیں بعض بہت مضبوط و تیار معلوم دیتی ہیں اور چند نہایت لاغر و ضعیف ہیں" اُسنے کہا "اس کا سبب کیا ہے؟"

بیوی نے کہا "میں نے خوب غور سے دیکھا تب معلوم کیا کہ وے جو موٹی ہیں دیر تک ایک گل پر بیٹھکے اُس کا عرق پی لیتی ہیں تب دوسرے کی طرف جاتیں لیکن کمزور مکھی کسی پھول پر تم کے نہیں چوستی ہیں۔"

اُس شخص نے کہا "بس بس ہمارا سب مطلب اور دلی آرزو اب حاصل ہو گئی میں اِس تمثیل مطلب کا بیان کرونگا۔ یہ خوشنما باغ کلام اللہ ہے گل وعدے ہیں اور شہد کی مکھیاں مسیحی لوگ۔ کلام خدا میں کمزور و مضبوط دونوں کے لئے خوراک مہیا ہے پر تو بھی سب طاقتور اور آسودہ نہیں ہیں۔ بعضوں کی بھوک روحانی چیزوں کے لئے جاتی رہی۔ اب اے میری بیوی تم ان کمزور بھوکی مکھیوں میں سے ایک ہو۔ تم نے خدا کی مہربانی و محبت کو فراموش کر دیا تمہارا دل بے ٹھکانے ہے ایمان کمزور ہو گیا ہو جس سبب نے دبا لیا اور دل بے چین ہے۔ لیکن تو بھی وہ باپ بدلتا نہیں۔ بیابان ویرانے میں میں نے تمہیں دکھایا کہ کیونکر وہ مشکلوں میں مدد کے لئے نہایت مستعد ہے۔ اب خدا کی باتوں کو یقین کرو وعدوں کو اپنے لئے سمجھو اور تب ہر ایک سے طاقت پاؤ گی اور تمہارا ایمان پائیداری حاصل کریگا۔ اب میں جاتا ہوں۔ خدا حافظ۔" وہ نگاہ سے غائب ہو گیا اور وہ بیوہ کی طرح عورت خواب سے بیدار ہوئی۔ روشنی اور محبت نے اُس کے

دل میں جگہ لی۔ اپنے عزیز بیٹے کیلئے اُس نے بڑے ایمان کے ساتھ دعا مانگنی شروع کی اور دو مہینے کے اندر اُس کی طبیعت میں تبدیل آگئی۔

نئی پیدائش کے بعد اُس نے فضل میں جلد ترقی کی اور روز بروز آسمانی بادشاہت کے لائق بنتا گیا۔ دو برس کے بعد اُس کا دور تمام ہوا ماں غمگین ہوئی لیکن دل میں ناامیدی کا رنج نہ تھا مسیح سے اُس نے طاقت حاصل کی اور اُن دو برسوں کے لئے جن میں وہ اور اُس کا بیٹا ایک طبیعت اور مرضی رکھتے تھے شکر کرتی رہی ؏

اُس نے برابر یقین کیا کہ یہہ عجیب خواب خداوند کی طرف سے تھا اور اس میں کیا شک۔ وہ اپنے فرزند کو اپنے پاس سو راہوں سے لاتا ہے اور بعض اوقات "اپنے پیاروں کو نیند دیتا ہے" زبور ۱۲۷: ۲ ؏

اعلان عام؏

منجانب ڈاکٹر احمد شاہ سابق مشتہر رسالہ امہات المومنین

ہندوستان سے میری غیر حاضری کے زمانہ میں اہل اسلام نے اشاعت امہات المومنین پر بڑا غوغا مچایا تھا کبھی میموریل گورنمنٹ میں بھیجتے تھے اور کبھی ہڑتالیں کرنے کی تجویز کرتے تھے اور یہہ بھی کہتے تھے کہ مشتہر ڈر کے مارے لندن بھاگ گیا اور مجھ کو ایک فرضی شخص قرار دیتے تھے۔ میں نے مناسب سمجھا کہ موقع کو غنیمت جان کر ایک بار ہندوستان پھر آؤں۔ چنانچہ اب میں اسوقت ہندوستان میں ہوں دو ماہ تک یہاں رہونگا۔ اور پھر واپس انگلستان ہونگا پس جس کسی کو مجھ پر کوئی دعویٰ کرنا ہو آب کرے ورنہ پیچھے سے بے تکی باتیں کرنا اچھا نہیں اگر کسی کو مجھ سے خط و کتابت کرنا منظور ہو تو بھی میں حاضر ہوں۔

اہل اسلام سے یہہ بھی گذارش ہے کہ جس قدر مضامین امہات المومنین کے خلاف اسلامی اخباروں میں شائع ہوئے ہوں وہ تمام مجھ کو وصول نہیں ہوئے پس ہر مضمون جو میرے خلاف یا کتاب کے خلاف جواب ملنے کی غرض سے لکھا ہو اُسکی اطلاع مجھ کو ملنا چاہئے کہ وہ کس اخبار اور کس نمبر میں ہے کہ میں اُسکو منگاؤں اور جن لوگوں نے کتاب مفت میں پائی ہو اگر وہ یوں ہی منگائیں تو بعید از نوازش نہ ہوگا۔ اگر اُن مضامین کی اطلاع مجھ کو نہ ملیگی تو میں اُنکے جواب دینے سے اپنے تئیں بالکل سبکدوش سمجھونگا۔ یہہ بھی واضح ہو کہ سرسید مرحوم کے جوابی مضمون "ازواج مطہرات" کی پوری تردید مصنف امہات المومنین کیطرف سے جسکا اعلان ۱۵ جولائی کے نور افشاں میں ہو چکا زیر طبع ہے جن اہل اسلام کو لینا منظور ہو ۲؍ کے ٹکٹ فوراً روانہ کریں یہہ رسالہ اُنکی خدمت میں پہنچیگا۔ میرا پتہ ہندوستان میں یہہ ہے ڈاکٹر احمد شاہ شایق معرفت طامس کک اینڈ کمپنی بمبئی ؏

اشتہار

اطلاع جنرل سٹور لاہور میں مورخہ ۲۸ اگست ۱۸۹۹ء بروز دوشنبہ و ایام مابعد کو اسباب مفصلہ ذیل بذریعہ نیلام فروخت کیا جاویگا اور نیلام ہر روز صبح کے سات بجے شروع ہوگا۔

تفصیل اسباب

پُرانہ اسباب مشتمل ما سپاتی و آہنی ٹکڑے ریل اسپاتی ہال اسپاتی تہتیری۔ گھرے ہوئے لوہے کے پہئے۔ پُرانے آہنی چادر و ٹکڑے۔ آہنی سلاخ ما سپاتی ڈھرے۔ اور پیتل گہنہ اور کئی ایک بوائلر اور انجن۔

تمام لاٹ یعنے اسباب خرید کردہ تاریخ فروخت سے اندر میعاد ایک ماہ کے اُٹھایا جانا چاہئے ورنہ ڈیمرج یعنے جرمانہ دینا پڑیگا۔ اور بشرح ایک پائی فی من یومیہ کے حساب سے وصول کیا جائیگا۔

جاج۔ ایچ۔ چیف سٹور کیپر } لاہور
این۔ ڈبلیو۔ ریلوے } ۹ اگست ۱۸۹۹ء

نوٹس؏

دہلی مشن کیلئے ایک ہوشیار تجربہ کار کالپورٹر کی ضرورت ہے تنخواہ آٹھ روپیہ ماہوار ملیگی اور کمیشن دیا جاویگا۔ درخواست جناب پادری ایچ۔ جے۔ ٹامس صاحب کی خدمت میں آنی چاہئے۔　　راقم۔ ڈاکٹر۔ سا ول ڈیوڈ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کیلئے پُرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی۔ چوڑائی۔ نرخ اور پہنچانے کی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر این۔ ڈبلیو۔ آر۔ ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو؏

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ ...... عہ

قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ ...... عجہ

قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ ...... عجہ

قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ ...... ہے

قیمت دو کاپیوں یا اُس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی معہ ضمیمہ } ...... ہے

نسبہ ضمیمہ ...... عجہ